ترشاوہ پھلدار پودوں کی کاشت

ZTBL

زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ

ZTBL

ترشاوہ پھلدار پودوں کی کاشت

تعارف

ترشاوہ پھل مثلاً سنگترہ، گریپ فروٹ، میٹھا، کاغذی لیموں، یورپین لیمن ایک سدابہار پودا ہے۔ان کی کاشت سطح سمندر سے 2500 فٹ کی بلندی تک ممکن ہے۔اس سے زیادہ اونچائی پر چونکہ سردی زیادہ ہوتی ہے اس لیےترشاوہ خاندان کے پھل کاشت نہیں کیے جا سکتے۔یہ پھل چین، جاپان، آسٹریلیا، ملایا، ہندوستان، پاکستان، اسرائیل، لبنان، مصر، اٹلی، سپین، جنوبی امریکہ، برازیل اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کی فلوریڈا اور کیلیفورنیا کی ریاستوں میں بکثرت پیدا کیے جا رہے ہیں۔

ترشاوہ پھل کو غذائیت کے لحاظ سے ایک اہم درجہ حاصل ہے۔کیونکہ اس میں حیاتین سی کافی مقدار میں ہوتے ہیں۔اس کے علاوہ حیاتین "الف" اور "ب" بھی موجود ہوتے ہیں۔جو متعدی بیماریوں کو دور کرتے ہیں۔حیاتین سی کی کمی کی وجہ سے مسوڑھوں سے خون نکلتا ہے۔دانت کمزور ہو جاتے ہیں۔جوڑوں میں درد ظاہر ہوتا ہے۔ترشاوہ پھلوں کا رس اور ان کی مصنوعات استعمال کرنے سے یہ بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ان پھلوں سے بیشتر مصنوعات مثلاً سکوائش، جیلی، مارملیڈ، اچار، خوشبودار تیل اور لیموں کا رس تیار کیے جاتے ہیں۔

آب وہوا

ترشاوہ پھل منطقہ حارہ کے اردگرد کے علاقوں میں کاشت کیے جا سکتے ہیں۔تجارتی پیمانے پر اس کی کاشت سمندر سے 1500 فٹ سے 2500 فٹ بلندی پر کامیابی سے کی جا سکتی ہے۔ان علاقوں میں جہاں پھل پکنے کے دوران بارش نہ ہو اعلیٰ درجہ کا پھل حاصل ہوتا ہے۔ان پھلوں کی کاشت کے لیے ایسے علاقے جہاں

درجہ حرارت F °80 سے F °100 ہو زیادہ موزوں ہوتے ہیں۔سنگترہ مالٹے کی نسبت معتدل آب وہوا چاہتا ہے۔اس لیے اس کے پھل کوگرمی اور تیز ہواؤں سے بچانا چاہیے۔سنگترہ کی قسمیں مثلاً کینو اور فیوٹرل ارلی گرم علاقوں میں کامیابی سے کاشت کی جا رہی ہیں۔سرگودھا ، فیصل آباد، ساہیوال وغیرہ کینو کی پیداوار اور خصوصیات کے اعتبار سے بہترین علاقے تصور کیے جاتے ہیں۔

اگر درجہ حرارت F°115 سے بڑھ جائے تو پودوں اور پھلوں کی نشو ونما رک جاتی ہے اور پھل خشک ہو جاتے ہیں۔

موسم سرما کی سردی چھوٹے پودوں کو اس وقت زیادہ نقصان پہنچاتی ہے جب درجہ حرارت نقطہ انجماد سے گر جائے اور یہ حالت کافی دیر تک رہے۔کاغذی لیمن پر سردی کا سب سے زیادہ اثر ہوتا ہے۔

سردی کا مقابلہ کرنے کے لیے مناسب روٹ سٹاکس کا استعمال بھی مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔سہ برگہ جو کہ ایک ترشاوہ بت جھڑ پودا ہے۔کہر کا بڑی اچھی طرح مقابلہ کرسکتا ہے۔اس کے علاوہ مالٹا کی قسم بلڈ ریڈ اور روبی ریڈ میں اس وقت تک سرخی نہیں آتی جب تک شدت کی سردی نہ پڑے۔اس کے لیے ہری پور، سوات اور مالاکنڈ ایجنسی اس کی کاشت کے لیے موزوں تر ہے۔

زمین

ترشاوہ پھل مختلف قسم کی زمینوں میں کاشت کیے جاتے ہیں۔مگر بہترین زمین وہ ہے جو زیادہ بھاری نہ ہو۔میرا قسم کی زمین جس میں تھوڑی مقدار میں چونا بھی ہو بہتر تصور کی جاتی ہے۔زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لیے زمین قدرے تیزابی ہو یعنی اس کی تیزابی خصوصیت 5.5 سے 6.5 ہونی چاہیے۔ریتلی کنکروالی اور کلراٹھی زمین اس کی کاشت کے لیے موزوں نہیں ہے۔باغات لگانے سے پہلے کم از کم 6-8

فٹ کی گہرائی تک زمین کی نچلی سطح کا معائنہ کرنا ضروری ہے۔اگر زمین کے اندر 3-4 فٹ تک نچلے حصے میں کنکر، ریت اور چکنی مٹی کی تہہ نہ ہوتو زمین زیادہ موزوں ہوگی۔

افزائش نسل

ترشاوہ پھلوں کے پودوں کی افزائش نسل بیج،قلم، داب اور چشمہ کے ذریعے ہوتی ہے۔لیکن چشمے کا طریقہ زیادہ رائج ہے۔ بیج سے پودا تیار کرنا زیادہ آسان ہے۔مگر پودے صحیح نسل کے نہیں ہوتے۔جن پھلوں میں خاصیت کو زیادہ فوقیت حاصل نہیں انہیں عام طور پر بیج ہی کے ذریعے پیدا کیا جاتا ہے۔اس خاندان میں کاغذی لیموں بیج سے پیدا کیا جاتا ہےاوراسی طرح بہت سے روٹ سٹاک بذریعہ بیج ہی پیدا کیے جاتے ہیں۔میٹھےاورلین کی افزائش بذریعہ قلم ہوتی ہےمگربذریعہ چشمہ پیدا کرنا بہتر ہے۔بذریعہ چشمہ پوداتیار کرنے کے لیے صحیح روٹ سٹاک کا استعمال بہت ضروری ہے کیونکہ کسی ثمر دار درخت کا انحصار کافی حد تک اس کے روٹ سٹاک پر ہوتا ہے جس پر وہ پیوند کیا جاتا ہے۔پاکستان میں ترشاوہ پھلوں کی افزائش نسل کے لیے زیادہ تر دوروٹ سٹاک استعمال کیے جاتے ہیں۔

جٹی کھٹی

یہ روٹ سٹاک ترشاوہ خاندان کے تمام پھلوں کے لیے اچھا تصور کیا جاتا ہے۔اس پر پیوند کیے ہوئے پودے کافی حد تک خشک سالی اور بیماریوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔پودے جلدی قد آور ہوجاتے ہیں اور پھل بھی اچھا ہوتا ہے۔یہ روٹ سٹاک گیلی نمدار اور بھاری زمین میں کامیاب نہیں ہوتے۔ پنجاب کے میدانی علاقوں میں یہی روٹ سٹاک استعمال ہوتا ہے۔

کھٹا

یہ سٹاک نمدار، گیلی اور بھاری زمین میں کامیاب رہتا ہے۔ہلکی اور ریتلی زمینوں میں اس کی بڑھوتری آہستہ ہوتی ہے۔اس پر پیوند شدہ پودوں کا پھل اعلیٰ درجے کا ہوتا ہے۔یہ زیادہ تر پشاور کے علاقے میں بطور سٹاک استعمال ہوتا ہے۔ میدانی علاقوں میں یہ سٹاک کامیاب نہیں کیونکہ اس پر پیوند کیے پودے کچھ سال کے بعد ایک بیماری Tristiza کی وجہ سے مرجھانا یا سڑنا شروع ہو جاتے ہیں۔

پودے لگانا

باغ لگانے کے لیے موزوں جگہ اور موقع محل تلاش کرنے کے بعد زمین ہل اور سہاگہ وغیرہ چلا کر تیار کر لی جائے۔پھر مربع یا شش پہلو طریقہ سے داغ بیل کی جائے۔عام طور پر مربع نما طریقہ ہی سے ترشاوہ پھلوں کے پودے لگائے جاتے ہیں۔پودوں کے درمیان عموماً 22 سے 25 فٹ فاصلہ رکھا جاتا ہے۔اس فاصلے کے حساب سے ایک ایکڑ میں 90 اور 69 پودے لگتے ہیں۔یہ پودے فروری مارچ اور ستمبر اکتوبر میں لگائے جاتے ہیں۔

پودے لگانے کا طریقہ

پودے لگانے سے دو ماہ پہلے باغ کی داغ بیل کر کے 3x3 فٹ کے گڑھے کھود لینے چاہئیں اور ان کی اوپر والی ایک فٹ مٹی ایک طرف اور باقی دوسری طرف رکھ دیں۔گڑھے پلانٹنگ بورڈ کی مدد سے کھودے جائیں اور یہ گڑھے 15 سے 20 دن تک کھلے رکھنے چاہئیں۔پھر گڑھوں کو ایک حصہ گوبر کی گلی سڑی کھاد ایک حصہ بھل اور ایک حصہ اوپر والی مٹی اچھی طرح ملا کر بھر دیں۔گڑھے کی مٹی سطح زمین سے 6 انچ اونچی ہونی چاہیے اس کے بعد پانی دینا چاہیے۔وتر آنے پر پلانٹنگ بورڈ کی مدد سے پودوں کی اصلی جگہ جہاں کہ سوراخ کی جگہ موجود ہو گا چی کے مطابق گڑھے کھود کر پودے کو اس میں رکھ کر چاروں طرف مٹی ڈال کر اچھی طرح سے دبا دیا

جائے اوراس کے تنے کے اردگرد مٹی چڑھادی جائے اورآبپاشی کی جائے۔

پودے کواسی اونچائی پر لگانا چاہیے جتنا کہ وہ نرسری میں لگا ہوا تھا۔چھوٹے پودوں کوگرمی اور سردی سے بچانا ضروری ہے اور پودے تھوڑی سی بے احتیاطی سے مرجھایا سوکھ جاتے ہیں ان کا بچاؤ مندرجہ ذیل طریقوں سے کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ پودوں پر سایہ کرنا

۲۔ پودوں کے تنوں پر سفیدی کرنا

۳۔ پودوں کی آبپاشی کا خیال رکھنا

آبپاشی

پاکستان میں سال کے کافی حصہ میں موسم گرم رہتا ہے۔اور اسی دوران پودوں پر پھل لگا ہوتا ہے اس لیے ترشاوہ پودوں کی آبپاشی کا خیال رکھنا چاہیے۔ گرمیوں میں دس بارہ دن اور سردیوں میں تین چار ہفتے تک کا وقفہ ضروری ہے۔زیادہ آبپاشی بھی نقصان دہ ہے۔پھول آنے کے وقت آبپاشی کم کردینی چاہیے۔کھاد دینے کے بعد آبپاشی ضروری ہے۔آبپاشی کرتے وقت یہ احتیاط رکھنی چاہیے کہ پانی درخت کے تنے سے نہ چھوئے اس مقصد کے لیے درخت کے تنے کے ساتھ ایک فٹ اونچائی تک مٹی چڑھادینی چاہیے۔

کھاد

ثمردار درخت لمبی عمر ہونے کی وجہ سے زمین سے مسلسل خوراک حاصل کرتے رہتے ہیں۔اس لیے ضروری ہے کہ ان کی صحت وطاقت بحال رکھنے کے لیے ان کو باقاعدہ کھاد ڈالی جائے۔تجربات سے ظاہر ہے کہ ہماری زمینوں میں زیادہ نائٹروجن کی کمی ہے۔اس لیے صرف ایسی کھادوں کا استعمال کیا جائے جن میں نائٹروجن موجود ہو۔گوبر کی کھاد سب سے بہتر تصور کی جاتی ہے۔کیونکہ اس میں نائٹروجن کے علاوہ دوسرے اجزاء بھی پائے جاتے ہیں۔اس کا اثر دیرپا ہوتا ہے۔سبز

کھاد کا اثر تمام زمینوں پر بہت اچھا ہوتا ہے۔ اگر گوبر کی کھاد پوری مقدار میں نہ مل سکے تو کیمیائی کھادوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ پاکستان کی زمینوں میں شور (pH 8.5) زیادہ ہونے کی وجہ سے بعض عناصر مثلاً لوہا اور جست درختوں کو حاصل نہیں ہوتے۔ نیز بہت سے ترشاوہ خاندان کے باغات میں ان کی کمی محسوس کی جا رہی ہے۔ اس لیے ان اجزاء کو بجائے زمین میں ڈالنے کے پتوں پر چھڑکا جاتا ہے۔ عموماً یہ ہوتا ہے کہ لوہے کی کمی کے لیے آئرن سلفیٹ اور جست کی کمی کے لیے زنک سلفیٹ کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے اور باغات لگانے والوں کو اس کی تاکید کی جاتی ہے۔

باغات کے لیے کھاد دینے کا گوشوارہ

پودے کی عمر	گوبر کی کھاد (کلوگرام) فی سال پودا لگانے کے لیے گڑھا بناتے وقت	یوریا کلوگرام	امونیم سلفیٹ
	20	–	–
پہلا سال	–	–	–
دوسرا سال	10	1/4	1/2
تیسرا سال	10	1/3	2/3
چوتھا سال	15	1/2	1

جب پودے پھل دینا شروع کر دیں۔ فی پودا بحساب کلوگرام

	گوبر کی کھاد	یوریا	سپر فاسفیٹ	پوٹاشیم سلفیٹ
6 سال سے زائد عمر	40	2.0	1.50	1.0

کھاد دینے کا وقت

گوبر کی کھاد پھول آنے سے ڈیڑھ دو ماہ پہلے یعنی دسمبر جنوری میں دینی چاہیے اور کیمیائی کھاد ڈالتے وقت نائٹروجن کی نصف مقدار فاسفورس اور پوٹاش کی پوری مقدار ملالیں پھول آنے سے دو سے تین ہفتے پہلے پودے کے پھیلاؤ کے مطابق بکھیر کر اچھی طرح گوڈی کر کے پانی دے دینا چاہیے۔نائٹروجن کی دوسری خوراک پھل بننے کے تین ہفتے بعد ڈالنی چاہیے۔

کھاد ڈالنے کا طریقہ

پہلے درخت کے تنے کے اردگرد 1.5 فٹ تک مٹی چڑھا دینی چاہیے۔پھر درخت کے پھیلاؤ تک گوڈی کر کے کھاد بکھیرنی چاہیے اور گوڈی کر کے پانی لگا دینا چاہیے کیمیائی کھادوں کی مقدار چونکہ کم ہوتی ہے۔اس لیے ان میں ہم وزن مٹی ملا کر بھی چھٹا دے سکتے ہیں۔

احتیاطی تدابیر

۱۔ تازہ گوبر کی کھاد نہیں ڈالنی چاہیے کیونکہ اس طرح پودوں کو دیمک لگنے کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے لہٰذا گوبر کی گلی سڑی کھاد دینی چاہیے۔

۲۔ اگر دوسری بار کھاد دینے کے بعد بھی پودے زرد یا کمزور نظر آئیں تو نائٹروجن کھاد موسم برسات میں بھی دی جا سکتی ہے۔

۳۔ کلراٹھی زمین میں یوریا کی بجائے ایمونیم سلفیٹ کھاد استعمال کرنی چاہیے۔

۴۔ زیادہ پھل آنے والے سال کھاد کی مقدار بڑھا دینی چاہیے۔تاکہ پودے

پھل کے ساتھ ساتھ نئی پھوٹ بھی کریں جن پر اگلے سال پھل لگ سکے۔

پودوں کی کانٹ چھانٹ کرنا

ترشاوہ خاندان کے پودوں پر پھل نئی اور پرانی دونوں شاخوں پر لگتا ہے۔
ترشاوہ خاندان کے پھل دار درختوں کی کانٹ چھانٹ کو تین مدارج میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ پہلی کانٹ چھانٹ درخت کو باغ میں لگانے کے فوراًبعد کی جاتی ہے۔جبکہ پودے کا 1/3 حصہ چوٹی سے کاٹ دیا جاتا ہے۔تاکہ جڑوں اور پودے میں ایک تناسب قائم ہو جائے کیونکہ نرسری سے پودا نکالتے وقت کافی جڑیں ضائع ہوجاتی ہیں۔اگر چوٹی نہ کاٹی جائے تو پودے کے سوکھ جانے کا اندیشہ لاحق ہوتا ہے۔

۲۔ دوسری کانٹ چھانٹ پودے کے پھل لانے کے وقت کی جاتی ہے۔اس کانٹ چھانٹ کا مقصد درخت کی مناسب ساخت بنانا ہوتا ہے۔شاخیں تنے کے چاروں طرف پھیلی ہوئی ہونی چاہئیں۔گرم علاقوں میں شاخیں زمین سے 3-2 فٹ کے فاصلہ پر نکلنا شروع ہونی چاہئیں تاکہ تنا شاخوں سے چھپا رہے ورنہ گرمی کی وجہ سے چھال پھٹنے اور اترنے کا اندیشہ لگا رہتا ہے۔اس لیے پہلے دو تین سال درخت کا ڈھانچہ بنانے کی طرف توجہ دینی چاہیے۔

۳۔ کانٹ چھانٹ کا تیسرا درجہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب درخت پھل دینا شروع کردے۔ترشاوہ خاندان کے درختوں کی کانٹ چھانٹ صرف اتنی

ہونی چاہیے کہ جنوری میں پرانی، بیمار، اور خشک اور ایسی شاخیں جو آپس میں الجھی ہوئی ہوں نکال دی جائیں sprout water بھی نکالتے رہنا چاہیے ایک انچ سے موٹی کاٹی ہوئی شاخ پر بورڈو پیسٹ لگا دینی چاہیے۔

ترشاوہ پھلوں کی اقسام

مالٹے کی اقسام

مُسمی

اس کا پھل گول اور چھلکا کھردرا ہوتا ہے۔ یہ ایک اگیتی قسم ہے اور اس کا پھل نومبر دسمبر میں پک جاتا ہے۔ یہ قسم ذرا کم ترش ہوتی ہے۔ اس میں مٹھاس 10.4 اور ترشی 0.29 فی صد ہے۔ پیداوار 350-400 پھل فی درخت ہے۔ زیادہ تر پنجاب میں اس کی کاشت کی جاتی ہے۔

پائن ایپل

اس کا پھل گول رنگ گہرا نارنجی اور چھلکا پتلا ہوتا ہے۔ مٹھاس 11.23 اور ترشی 0.68 فیصد ہوتی ہے۔ پیداوار 500 پھل فی پودا ہے۔ یہ بھی اگیتی قسم ہے۔

جافا

یہ بھی ایک عمدہ قسم ہے۔ پھل لمبوترا ہوتا ہے۔ یہ قسم تمام اقسام سے زیادہ پیداوار دیتی ہے۔ تقریباً 550 پھل فی پودا اس میں 14.8 فی صد مٹھاس اور ترشی 0.66 فی صد ہے۔

بلڈ ریڈ

اس کے چھلکے کا رنگ گہرا نارنجی ہوتا ہے۔ جس پر سرخ رنگ کے دھبے ہوتے

ہیں اس کا چھلکا پتلا اور گودا سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔اس میں مٹھاس 9.90 اور ترشی 0.61 فی صد ہوتی ہے۔پیداوار 400 پھل فی درخت ہے۔سرد علاقوں میں اس کی کامیاب کاشت ہوتی ہے۔

ویلنشیا لیٹ

یہ ایک پچھیتی قسم ہے اور مارچ ۔اپریل میں پکتی ہے۔اس میں مٹھاس 8.8 فی صد اور ترشی 0.84 فی صد ہوتی ہے۔پشاور کے علاقے میں اس کی کاشت ہوتی ہے۔

واشنگٹن نیول

یہ امریکہ کی ایک نہایت مشہور قسم ہے۔اس میں بیج نہیں ہوتے۔میدانی علاقوں میں اس کے پھل کی خصوصیت اچھی نہیں ہوتی۔پھل کا چھلکا موٹا اور جسامت بہت بڑھ جاتی ہے۔یہ قسم پشاور ڈویژن میں کامیاب ہے۔

روبی بلڈ

یہ بھی سرد علاقے کی عمدہ قسم ہے۔اس کی جسامت چھوٹی ہوتی ہے اور اس پر سرخ رنگ کے دھبے پائے جاتے ہیں۔مٹھاس 9.2 اور ترشی 0.46 فی صد ہوتی ہے۔اس کے علاوہ بھی بہت سی اقسام ہیں۔یہ پاکستان میں تو متعارف کرائی گئی ہیں۔مگر تجارتی پیمانہ پر ان کی کاشت نہیں ہوتی۔

سنگترے کی اقسام

یہ بھی بہت سی اقسام ہیں لیکن تجارتی پیمانہ پر جو کاشت ہوتی ہیں وہ صرف کینو اور فیوٹرل ارلی ہیں۔

کینو

میدانی علاقوں میں اس کی کاشت وسیع پیمانے پر ہوتی ہے۔سرگودھا، فیصل آباد، ساہیوال، اوکاڑہ اس کی پیداوار کے لیے مشہور ہیں۔یہ ایک پچھیتی قسم ہے جو فروری میں پکتی ہے۔

فیوٹرل ارلی

یہ ایک اگیتی قسم ہے۔پھل کا سائز درمیانہ سرخی مائل ہوتا ہے۔اس میں مٹھاس 12.5 فی صد اور ترشی 0.29 فی صد ہے۔

گریپ فروٹ کی اقسام

مارش سیڈ لیس

یہ ایک اچھی قسم ہے اس میں بیج نہیں ہوتا۔یہ قسم دسمبر جنوری میں پکتی ہے۔

فاسٹر

اس کی جسامت درمیانی ہوتی ہے۔گودے کا رنگ گلابی ہوتا ہے۔چھلکے پر بھی گلابی رنگ کے دھبے ہوتے ہیں۔اس میں بیج بہت زیادہ ہوتے ہیں۔

ڈنکن

اس کے پھل کی جسامت بھی بڑی ہوتی ہے۔پھل میں رس بہت ہوتا ہے۔
یہ قسم فروری میں پکتی ہے۔

لیمن کی اقسام

لیمن میں جو مشہور اقسام ہیں وہ یوریکا، لزبن اور سیڈ لیس لیمن ہیں۔

ضرر رساں کیڑے اور بیماریاں

ہمارے ملک میں کئی قسم کے کیڑے اور بیماریاں تر شاوہ پھلوں کونقصان دیتی ہیں اس نقصان سے بچنے کے لیے ان کا انسداد کرنا ضروری ہے۔ذیل میں مختلف بیماریوں اور کیڑوں کی روک تھام کرنے کے لیے مفید تدابیر درج کی گئی ہیں۔

پھلوں کے کیڑے

سفید مکھی

یہ کیڑا قد میں بہت چھوٹا ہوتا ہے۔اس کے پر ،ٹانگیں اور ایک سونڈ ہوتی ہے۔اس کی مادہ نئے پتوں کے نچلے حصے میں انڈے دیتی ہے اور نر کیڑا پتے سے رس چوستا ہے۔جس سے پودا کمزور ہو جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی لیس دار فضلا پتوں پر چھوڑ جاتا ہے جس پر سیاہ پھپھوندی جم جاتی ہے۔اس کی وجہ سے پتے اپنی خوراک نہیں بنا سکتے اور گرنا شروع ہو جاتے ہیں۔

علاج

اس مکھی کو تلف کرنے کے لیے مانیٹر 3-5 ملی لیٹر اور سومیتھیان 1.5 سے 2 ملی لیٹر بحساب ایک لیٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔

سنگترے مالٹے کا تیلہ

یہ چھوٹا سا بھورے رنگ کا کیڑا ہے یہ بھی پتوں سے رس چوستا ہے۔ خطرناک حملہ کی صورت میں درخت سوکھ کر لکڑی کی مانند ہو جاتے ہیں۔

علاج

اس کے لیے ڈائی میکران 0.5 سے 1 ملی لیٹر یا ایزوڈرین 1 ملی لیٹر یا مانیٹر 3-5 ملی لیٹر دوائی ایک لیٹر پانی میں حل کر کے سپرے کریں۔

پتوں میں سرنگ بنانے والی سنڈی

یہ ایک چھوٹی سی سفید رنگ کی سنڈی ہوتی ہے۔ جو نئے پتوں کے اندر سرنگ بناتی ہے۔اور پتوں کے سبز مادے کھا جاتی ہے اس سے پودے کی نشوونما میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔

علاج

اس پر قابو پانے کے لیے سومیتھیاں 1.5-2 ملی لیٹر، ایزوڈرین 1 ملی لیٹر یا مانیٹر 3-5 ملی لیٹر دوائی بحساب ایک لیٹر پانی میں ملا کر پودوں پر سپرے کریں۔

لیموں کی تتلی

یہ ایک خوشنما تتلی ہوتی ہے جو موسم بہار میں ترشاوہ پھلوں کے پودوں پر انڈے دیتی ہے۔ 4-5 دنوں بعد انڈوں سے بچے نکل آتے ہیں۔ یہ سنڈی پودوں کے پتوں کو کھاتی رہتی ہے۔نرسری اور چھوٹے پودوں کو یہ کیڑا بہت نقصان پہنچاتا ہے۔ان کا حملہ اپریل مئی میں بہت نقصان دہ ہوتا ہے۔

علاج

ان میں کوئی ایک دوائی استعمال کریں۔ مانوکروٹوفاس 2 سے 2.50 ملی لیٹر، ایزوڈرین 1 ملی لیٹر اور ڈمیکال 1 ملی لیٹر ایک لیٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔

پھلوں کی مکھی

یہ مکھی جب پھل پکنے کے قریب یعنی زردی مائل رنگت کا ہو جاتا ہے تو پھل کے اندر سوراخ کر کے انڈے دیتی ہے۔انڈوں سے بچے نکلنے پر بھی پھل خراب ہو جاتا ہے اور پھل گر جاتا ہے۔

علاج

اس مکھی کوتلف کرنے کے لیے مانیٹر 3-5 ملی لیٹر، سومیتھیان 1.5 سے 2 ملی لیٹر یا ایزوڈرین ایک ملی لیٹر ایک لیٹر پانی میں حل کر کے پودوں پر سپرے کریں۔

ترشاوہ پھلوں کی گدھیڑی

یہ کیڑا پودے کے مختلف حصوں مثلاً پتوں، شاخوں اور تنے سے رس چوستا ہے جس سے پودا کمزور ہو جاتا ہے۔موسم سرما میں مادہ انڈے دینے کے لیے درخت سے نیچے اترتی ہے اور زمین میں انڈے دیتی ہے۔

علاج

بند لگانا، جو کیڑے بند کے نیچے جمع ہو جائیں ان کو کسی زہر سے ماردینا چاہیے بچے نکلنے سے پہلے درخت کے نیچے اچھی طرح گوڈی کر دینی چاہیے تا کہ انڈے تلف ہو جائیں۔

پودوں کی بیماریاں

سوکا کی بیماری

یہ مرض تمام ترشاوہ پھلوں میں پایا جاتا ہے لیکن سنگترے اور کاغذی لیمن پر اس کا حملہ زیادہ ہوتا ہے۔اس کی بیماری سب سے پہلے نئی شاخوں پر ظاہر ہوتی ہے۔ اس کی خصوصی اور صحیح علامات یہ ہیں کہ اس کی ٹہنیاں مرجھا کر سوکھ جاتی ہیں۔بہتری اسی میں ہے کہ بیمار کونپلوں اور خشک شاخوں کو کاٹ کر جلا دینا چاہیے تا کہ بیماری زیادہ نہ پھیلے۔اس کے علاوہ پیرے ناکس 0.2 فی صد یا بورڈو مکسچر (5:5:50) کا مئی، جولائی اور ستمبر میں سپرے کرنا چاہیے۔یہ بیماری کمزور پودوں پر زیادہ اثر کرتی ہے۔ پودوں کے لیے مناسب خوراک اور آبپاشی کا خیال رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔

کوڑھ کی بیماری

یہ بیماری بیکٹیریا کے ذریعے پھیلتی ہے اور ترشاوہ پھلوں پر حملہ کرتی ہے۔ لیموں، کھٹا، گریپ فروٹ پر نہایت شدت سے غالب آتی ہے۔اس بیماری کی وجہ سے پتوں، ٹہنیوں اور شاخوں پر بادامی رنگ کے داغ پڑ جاتے ہیں۔موسم برسات میں یہ بیماری بڑی جلدی پھیلتی ہے۔

علاج

ترشاوہ پھلوں پر ہر سال تین چار دفعہ بورڈو مکسچر یا پیرے فاکس کی سپرے کرنا چاہیے۔سپرے کرنے کے لیے مناسب اوقات جنوری، مئی اور ستمبر ہیں۔

پنیری کا مرجھاؤ

یہ بیماری پنیری کے پودوں پر شدت سے نمودار ہوتی ہے۔پہلے پتے خشک ہو جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ تمام پودا خشک ہو جاتا ہے۔یہ بیماری زمین کے گرم اور نمدار ہونے کی صورت میں زیادہ پھیلتی ہے۔

علاج

نرسری ایسی زمین میں لگائیں جہاں پانی کا نکاس آسانی سے ہو سکے اور پانی کھیت میں کھڑا نہ رہے۔اس کے علاوہ بیماری سے چھٹکارا پانے کے لیے زمین کو کاشت کرنے سے پہلے فارملین ڈال کر جراثیم سے پاک کر لینا چاہیے۔

تنے کا سڑنا

یہ بیماری درخت کی چھال پر حملہ کرتی ہے۔اس طرح جڑ سے تنے کو گلا دیتی ہے۔یہ بیماری زیادہ دیر تک پانی کھڑا رہنے سے پیدا ہوتی ہے۔

علاج

زمین سے پانی کے نکاس کا بندوبست کرنا چاہیے۔اگر زمین بھاری ہوتو وہاں پر برسیم وغیرہ جس کو زیادہ پانی کی ضرورت ہے،نہیں لگانا چاہیے۔باغ میں درختوں کے تنوں کے اردگرد مٹی چڑھا دینی چاہیے تاکہ براہ راست تنے کے ساتھ نہ لگے۔درخت کی جڑوں کو جنوری میں کھود کر ان کے اوپر بورڈو مکسچر یا پری ناکس کی سپرے کرنی چاہیے۔

پھل کا گلنا سڑنا

یہ بیماری پکے ہوئے پھل پر حملہ کرتی ہے۔پھل کا درمیانی حصہ گل جاتا ہے۔اگر پھل کو دبایا جائے تو گندہ مادہ باہر آجاتا ہے۔

علاج

پھل کو پکنے کے بعد زیادہ دیر درخت پر نہ رہنے دیں۔پھل کو توڑتے اور بند کرتے وقت کوئی زخم نہیں آنا چاہیے۔اگر بیماری کے حملے کا خطرہ ہوتو درخت کو 5:5:50بورڈو مکسچر یا ڈائی تھین ایم 45 کا سپرے بحساب 1-2 گرام ایک لیٹر پانی ملا کر ستمبر اکتوبر میں کر دینا چاہیے۔

ZTBL

تیار و جاری کردہ

شعبہ زرعی ٹیکنالوجی
زرعی ترقیاتی بنک لمیٹڈ
ہیڈ آفس اسلام آباد

مزید معلومات کیلئے

سینئر وائس پریذیڈنٹ

شعبہ زرعی ٹیکنالوجی

زرعی ترقیاتی بنک لمیٹڈ ہیڈ آفس اسلام آباد

فون نمبر 051-2840872-2840842